10. جھینگر کا جنازہ

خواجہ حسن نظامی

پڑھیے، سوچیے اور جواب دیجیے۔

کوئی پہاڑ یہ کہتا تھا ایک گلہری سے
تجھے ہو شرم تو پانی میں جا کے ڈوب مرے
ذرا سی چیز ہے اس پر غرور کیا کہنا
یہ عقل اور یہ سمجھ یہ شعور کیا کہنا
کہا یہ سن کے گلہری نے منہ سنبھال ذرا
یہ کچی باتیں ہیں دل سے انہیں نکال ذرا
قدم اٹھانے کی طاقت نہیں ذرا تجھ میں
تری بڑائی ہے خوبی ہے اور کیا تجھ میں
جو تو بڑا ہے تو مجھ سا ہنر دکھا مجھ کو
یہ چھالیہ ہی ذرا توڑ کر دکھا مجھ کو
نہیں ہے چیز کوئی نکمی زمانے میں
کوئی برا نہیں قدرت کے کارخانے میں

اِن سوالوں کے جواب دیجیے۔

1۔ اس نظم میں گفتگو کس کے درمیان ہو رہی ہے؟
2۔ پہاڑ نے گلہری سے کیا کہا؟
3۔ گلہری نے پہاڑ کو کیا جواب دیا؟
4۔ اس نظم سے ہم کو کیا سبق ملتا ہے؟

SCERT TELANGANA

مرکزی خیال

اس سبق کے مصنف خواجہ حسن نظامی نے جھینگر اور آدمی کے مکالمے کے ذریعے طنزیہ انداز میں ایسے تعلیم یافتہ لوگوں پر چوٹ کی ہے جو بڑی بڑی ڈگریاں تو حاصل کر لیتے ہیں مگر قابلیت سے وہ محروم ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ مصنف نے یہ درس بھی دینے کی کوشش کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کوئی بھی شئے بیکار نہیں پیدا فرمائی ہے۔

ماخذ : یہ انشائیہ خواجہ حسن نظامی کی تصنیف ''سی پارہ دل'' سے ماخوذ ہے۔

طلبا کے لیے ہدایت

- سبق کی تصویریں دیکھئے اور ان کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے اور ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

میری سب کتابوں کو چاٹ گیا۔ بڑا موذی تھا۔ خدا نے پردہ ڈھک لیا۔ افوہ! جب اسکی لمبی لمبی مونچھوں کا خیال کرتا ہوں، جو وہ مجھ کو دکھا کر ہلایا کرتا تھا تو آج اس کی لاش دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے۔ اس جھینگر کی داستان ہرگز نہ کہتا، اگر دل سے عہد نہ کیا ہوتا کہ دنیا میں جتنے حقیر و ذلیل مشہور ہیں، میں ان کو چاند لگا کر چمکاؤں گا۔

ایک دن اس مرحوم کو میں نے دیکھا کہ حضرت ابن عربی کی ''فتوحاتِ مکیہ'' کی ایک جلد میں چھپا بیٹھا ہے۔ میں نے کہا کیوں رے شریر! تو یہاں کیوں آیا؟ اچھل کر بولا ذرا اس کا مطالعہ کرتا تھا۔

سبحان اللہ! بھائی کیا خاک مطالعہ کرتے تھے۔ بھائی یہ تو ہم انسانوں کا حصہ ہے۔ بولا، قرآن نے گدھے کی مثال دی ہے کہ لوگ کتابیں پڑھ لیتے ہیں مگر نہ ان کو سمجھتے ہیں نہ ان پر عمل کرتے ہیں، لہٰذا وہ بوجھ اٹھانے والے گدھے ہیں جن پر علم و فضل کی کتابوں کا بوجھ لدا ہوا ہے۔

مگر میں نے اس مثال کی تقلید نہیں کی۔ خدا مثال دینی جانتا ہے تو بندہ بھی اس کی دی ہوئی بلاغت سے ایک نئی مثال پیدا کرسکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ انسان مثل ایک جھینگر کے ہیں جو کتابیں چاٹ لیتے ہیں۔ سمجھتے بوجھتے خاک نہیں۔

یہ جتنی یونیورسٹیاں ہیں سب میں یہی ہوتا ہے۔ ایک شخص بھی ایسا نہیں ملتا جس نے علم کو علم سمجھ کر پڑھا ہو۔

جھینگر کی یہ بات سن کر مجھ کو غصّہ آیا اور میں نے زور سے کتاب پر ہاتھ مارا۔ جھینگر پھدک کر دوسری کتاب پر جا بیٹھا اور قہقہہ مار کر کہنے لگا۔ واہ خفا ہو گئے، بگڑ گئے، لاجواب ہو کر لوگ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔

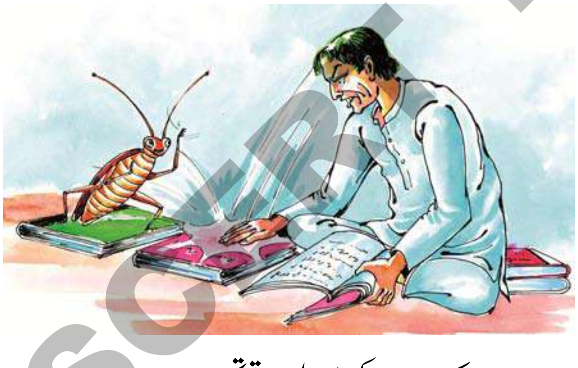

لیاقت تو یہ تھی کہ کچھ جواب دیتے۔ لگے ناراض ہونے اور دھتکارنے۔

ہائے کل تو یہ تماشا دیکھا تھا۔ آج غسل خانہ میں وضو کرنے گیا تو دیکھا بے چارے جھینگر کی لاش کالی چیونٹیوں کے ہاتھوں پر رکھی ہے اور وہ اس کو دیوار پر کھینچے لیے جاتی تھیں۔

جمعہ کا وقت قریب تھا۔ خطبہ کی اذان پکاری جارہی تھی۔ دل نے کہا، جمعہ تو ہزاروں آئیں گے۔ خدا سلامتی دے، نماز پڑھ لینا۔ اس جھینگر کے جنازے کو کندھا دینا ضروری ہے۔ یہ موقع بار بار نہیں آتے۔

بیچارہ غریب تھا، خلوت نشین تھا، خلقت میں حقیر و ذلیل تھا، مکروہ تھا، غلیظ سمجھا جاتا تھا۔ اسی کا ساتھ نہ دیا تو امریکہ کے کروڑ پتی راک فیلر کے شریکِ ماتم ہو گئے۔

SCERT TELANGANA

اگرچہ اس جھینگر نے ستایا تھا، جی دکھایا تھا لیکن حدیث میں آیا ہے کہ مرنے کے بعد لوگوں کا اچھے الفاظ میں ذکر کیا کرو۔ اس واسطے میں کہتا ہوں۔

خدا بخشے بہت سی خوبیوں کا جانور تھا۔ ہمیشہ دنیا کے جھگڑوں سے الگ کونے میں، کسی سوراخ میں، بوریے کے نیچے، آبخورے کے اندر چھپا بیٹھا رہتا تھا۔

نہ بچھو کا سا زہریلا ڈنک تھا، نہ سانپ کا ڈسنے والا پھن، نہ کوّے کی سی شریر چونچ تھی، نہ بلبل کی مانند پھولوں کی عشق بازی۔ شام کے وقت عبادتِ رب کے لیے ایک مسلسل بین بجاتا تھا اور کہتا تھا کہ غافلوں کے لیے صور ہے اور عاقلوں کے لیے جلوۂ طور۔

ہائے آج غریب مرگیا۔۔ جی سے گذر گیا۔ اب کون جھینگر کہلائے گا۔ اب ایسا مونچھوں والا کہاں دیکھنے میں آئے گا۔ ولیم میدان جنگ میں ہے ورنہ اس کو دوگھڑی پاس بیٹھا کر جی بہلاتے کہ میری مٹی کی نشانی ایک یہی بے چارہ دنیا میں باقی رہ گیا ہے۔

ہاں تو ''جھینگر کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے'' چیونٹیاں تو اس کو اپنے پیٹ کی قبر میں دفن کردیں گی۔ خیر تو مرثیہ کے دو لفظ کہہ کر مرحوم سے رخصت ہونا چاہیے۔

جھینگر کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے
قیصر کا پیارا ہے اسے توپ پہ کھینچو

اے پروفیسر، اے فلاسفر، اے متوکل درویش، اے نغمۂ ربانی گانے والے قوال! ہم تیرے غم میں نڈھال ہیں اور توپ کی گاڑی پر تیری لاش اٹھانے اور اپنے بازو پر کالا نشان باندھنے کا ریزولیوشن پاس کرتے ہیں۔ خیر اب تو شکم مور کی قبر میں دفن ہوجا مگر ہم ریزولیوشن میں تجھے یاد رکھیں گے۔

SCERT TELANGANA

صنف کی تعریف

انشائیہ کے معنی ہیں ''ایسی تحریر جو ذہنی اپج کو گرفت میں لاتی ہو۔'' یہ نثر کی ایک خاص صنف ہے جس میں نفس مضمون کا بیان تخلیقی طور پر ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی ادبی چاشنی بھی برقرار رہتی ہے۔

انشائیہ کسی بھی موضوع پر لکھا جاسکتا ہے مزاح اس کا خاص جوہر ہے اور دلکشی مصنف کی آزادخیالی اور بات سے بات پیدا کرنے کی صلاحیت میں پوشیدہ ہوتی ہے۔

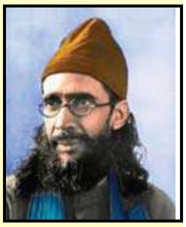

مصنف کا تعارف

خواجہ حسن نظامی 1878ء میں دلّی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم عربی اور فارسی میں حاصل کی۔ بچپن میں والدین کے انتقال کے بعد انکے بڑے بھائی نے پرورش کی۔ خواجہ حسن نظامی کو عبدالحلیم شرر کے ناول پڑھ کر انشاپردازی کا چسکا لگا۔

خواجہ حسن نظامی اردو ادب کے پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنی سوانح عمری ''آپ بیتی حسن نظامی'' کے نام سے لکھ کر اردو ادب میں ایک نئی صنف کا اضافہ کیا۔

انکی تحریروں میں دردو تاثیر کے ساتھ ندرت اور بیان میں سوز و گداز کا پہلو نمایاں ہوتا ہے۔ انکی مشہور کتابیں ''سی پارہ دل'' 'غدر کے افسانے' اور 'دہلی کا روزنامچہ' ہیں۔ خواجہ حسن نظامی نے ایسی چیزوں کو اپنے مضامین کا موضوع بنایا ہے جو بظاہر ہماری زندگی میں کوئی اہمیت نہیں رکھتیں۔ لیکن ان ہی بے حیثیت چیزوں کو اپنا موضوع بنا کر حسن نظامی نے بڑے نصیحت آمیز انشائیے تحریر کیے ہیں۔

یہ کیجیے

I۔ سمجھنا۔ اظہار خیال کرنا

A۔ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

1۔ مصنف نے جھینگر کو متوکل درویش کیوں کہا ہے؟

2۔ مرنے کے بعد لوگوں کا اچھے الفاظ میں کیوں ذکر کیا جاتا ہے؟ تبصرہ کیجیے۔

B۔ پڑھیے۔ سمجھ کر بولیے۔

(الف) ذیل کے محاوروں اور الفاظ کی سبق میں نشاندہی کیجیے۔

1۔ کتابیں چاٹنا	2۔ خلوت نشین ہونا	3۔ بین بجانا	4۔ کندھا دینا
5۔ جی دکھانا	6۔ خدا بخشے	7۔ آبخورہ	8۔ متوکل درویش
9۔ شکم مور	10۔ ریزولیوشن		

(ب) ذیل کے جملوں کو پڑھیے اور ردعمل کا اظہار کیجیے۔

1۔ ''بھائی کیا خاک مطالعہ کرتے تھے۔ بھائی! یہ تو ہم انسانوں کا حصہ ہے'' یہ جملہ کس نے کس سے کہا۔

2۔ ''وہ بوجھ اٹھانے والے گدھے ہیں جن پر علم و فضل کی کتابوں کا بوجھ لدا ہوا ہے۔'' اس جملے کا مطلب بیان کیجیے۔

SCERT TELANGANA

3۔ ”اپنے بازو پر کالا نشان باندھنے کا ریزولیوشن پاس کرتے ہیں۔“ اس جملے کا مطلب ذیل کے جملوں میں شناخت کیجیے۔

(الف) خوشی و مسرت کا اظہار کرنا (ب) غم و غصہ کا اظہار کرنا (ج) شوق و جستجو کا اظہار کرنا

4۔ سبق میں اس پیرا گراف کی نشاندہی کیجیے جس کا مطلب اس شعر سے قریب ہو۔

تعلیم سے جاہل کی جہالت نہ گئی
نادان کو الٹا بھی تو نادان رہا

(ج) ذیل کی عبارت کو پڑھیے اور دیے گئے سوالوں کے صحیح جواب کی نشاندہی کیجیے۔

دنیا میں عزت و مرتبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے یہ کسی شخص کو دولت، شہرت، طاقت اور حکمت کی بنیاد پر حاصل نہیں ہوتا۔ اس لیے عقل مند لوگ عزت و مرتبہ کو اللہ کی نعمت سمجھتے ہوئے مزید عجز و انکساری کا اظہار کرتے ہیں۔ البتہ جاہل اور کم عقل لوگوں کو عزت و مرتبہ ملتا ہے تو وہ اسے اپنی ذاتی کامیابی اور قابلیت سمجھتے ہیں اور خدا کی حمد و ثنا کرنے اور اس کا شکر بجا لانے کے بجائے اپنی بڑائی کرنے لگتے ہیں۔ ان کی حالت ایسی ہی ہے جیسے خالی برتن کو بجانے پر وہ زیادہ آواز کرتے ہیں۔

1۔ عزت و مرتبہ کس طرح حاصل ہوتا ہے؟

(الف) دولت سے (ب) طاقت سے (ج) اللہ کی طرف سے

2۔ عقل مند لوگ عزت و مرتبے حاصل ہونے پر کیا کرتے ہیں؟

(الف) عجز و انکساری کو اختیار کرتے ہیں (ب) اپنی بڑائی کرتے ہیں (ج) خوب دولت حاصل کرتے ہیں

3۔ اپنی ثناخوانی کون کرتے ہیں؟

(الف) عقل مند (ب) جاہل (ج) بہادر

4۔ ’جو ظرف کہ خالی ہو صدا دیتا ہے‘ کی مثال کس پر صادق آتی ہے؟

(الف) عقل مند لوگ (ب) کم عقل لوگ (ج) قابل لوگ

(د) ذیل کے سوالوں کے جواب دیجیے۔

1۔ خواجہ حسن نظامی کو انشاء پردازی کا چسکا کیسے لگا؟

2۔ خواجہ حسن نظامی کے مضامین کیسے ہوتے ہیں؟

3۔ جھینگر کے قہقہے میں کیا طنز پوشیدہ ہے؟

4۔ مصنف نے نماز جمعہ میں شریک ہونے کے بجائے جھینگر کے جنازے میں شرکت کیوں ضروری سمجھی؟

5۔ جھینگر نے انسان کو اپنے مثل کیوں قرار دیا؟

6۔ جھینگر کی موت پر مصنف نے کن الفاظ میں افسوس کا اظہار کیا ہے؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21
SCERT TELANGANA

II۔ اظہارِ مافی الضمیر۔ تخلیقی صلاحیت کا اظہار

(الف) ذیل کے سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

1۔ مصنف کی خوشی کی وجہ کیا ہے؟

2۔ مصنف یہ مضمون لکھنے پر کیوں مجبور ہوا؟

3۔ اس سبق میں کونسے جانداروں کا ذکر کیا گیا ہے انکی فطرت کیا ہے؟

4۔ جھینگر نے 'فتوحات مکیہ' میں بیٹھنے کی وجہ کیا بتائی؟

5۔ مصنف اس شعر کے ذریعے کیا پیغام دینا چاہتا ہے؟

جھینگر کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے
قیصر کا پیارا ہے اسے توپ پہ کھینچو

(ب) ذیل کے سوالوں کے جواب تفصیل سے لکھیے۔

1۔ اس سبق میں مصنف نے جھینگر کے روزمرہ کی زندگی کو کس طرح بیان کیا ہے اپنے الفاظ میں لکھیے۔

2۔ جھینگر کا انسان کو اپنے سے حقیر سمجھنے کی وجہ کیا ہے؟ وضاحت کیجیے۔

3۔ ''شام کے وقت عبادت رب کے لیے ایک مسلسل بین بجاتا تھا اور کہتا تھا کہ غافلوں کے لیے صور ہے اور عاقلوں کے لیے جلوۂ طور'' اس کا مطلب اپنے الفاظ میں لکھیے۔

(ج) ذیل کے بارے میں تخلیقی انداز میں لکھیے۔

1. شفاء اور شاداں نے گھر میں دیکھا کہ چیونٹیاں قطار در قطار دانوں کو لیکر جا رہی ہیں۔ یہ دیکھ کر دونوں نے کچھ گفتگو کی۔ ان لڑکیوں نے کیا گفتگو کی ہوگی اپنے الفاظ میں لکھیے۔

(د) توصیفی انداز میں لکھیے۔

آپ کے گاؤں یا محلّہ کا ایک لڑکا بہت با اخلاق اور باعمل ہے۔ وہ اچھی باتوں پر خود عمل کرتا ہے اور دوسروں کو اچھے کاموں کی ترغیب دیتا ہے۔ اس کی ستائش کرتے ہوئے دس سطریں لکھیے۔

لفظیات

III زبان شناسی

1۔ اس سبق میں چند مرکب الفاظ استعمال ہوئے ہیں تلاش کر کے فہرست تیار کیجیے اور انہیں جملوں میں استعمال کیجیے۔

جیسے خلوت نشین جملہ: اللہ کے برگزیدہ بندے خلوت نشین ہو کر عبادت کرتے ہیں۔

SCERT TELANGANA

2۔ ذیل کی عبارت میں جوخط کشیدہ الفاظ ہیں اس کے مترادفات سبق میں موجود ہیں تلاش کر کے لکھیے۔

راشداورحبیب دونوں ایک جنگل سے اللہ کے تخلیق کردہ مختلف جانوروں اور چرند اور پرند کو دیکھتے ہوئے گزر رہے تھے۔انہوں نے دیکھا کہ ان میں بہت سارے تکلیف دینے والے جانور بھی موجود ہیں۔اسی دوران ان لوگوں کی نظر دورایک جھونپڑی پر پڑی۔وہ لوگ وہاں گئےتو کیا دیکھتے ہیں ایک اللہ والے بزرگ اپنی مترنم آواز میں اللہ کی تعریف بیان کررہے ہیں۔یہ دیکھ کرحبیب نے کہا میرے دادا(اللہ ان پررحم فرمائے) بھی ایسے ہی تنہائی پسند تھے۔ہم کو بھی ان کی اتباع کرنا چاہیے۔پھر دونوں نے بزرگ کے پاس رکھی ہوئی صراحی سے پانی پیااور واپس روانہ ہوگئے۔

قواعد

ہدایت: پچھلے اسباق میں آپ نے جمع بنانے کے کئی طریقے پڑھے اور سمجھے ہیں۔مزید چند آسان طریقے دیے جارہے ہیں قاعدہ ذہن نشین کیجیے اور مشق کیجیے۔

- چندالفاظ ایسے ہوتے ہیں جن کے شروع میں 'مُ' ہوتا ہے۔ان الفاظ کی جمع بنانے کے لیے 'مُ' کے ایک اور حرف کے بعد 'اُ' کا اضافہ کریں۔

جیسے مسجد کی جمع مساجد مسجد کی م۔س کے بعد 'اُ' کا اضافہ کیا گیا۔

مشق:-

واحد	منظر	مکتب	مقصد	مسکن	مرکز	مشغلہ	مصرف	مذہب	مدرسہ	مرحلہ
جمع										

- چندالفاظ ایسے ہوتے ہیں جس کے آخر میں 'ت' آتا ہے۔اسکی جمع بنانے کے لیے آخر میں 'یں' کا اضافہ کریں۔

جیسے عورت کی جمع عورت+یں=عورتیں

مشق:-

واحد	نصیحت	نزاکت	شفقت	صورت	خدمت	شکایت	دعوت	رحمت	جماعت	شرارت
جمع										

- چندالفاظ ایسے ہوتے ہیں جن کے آخر میں ''ات'' کا اضافہ کریں تو انکی جمع بن جاتی ہے۔

جیسے۔'معمول' کی جمع 'معمولات'

'سوال' کی جمع 'سوالات'

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

مشق:-

واحد	خیال	جواب	جنگل	باغ	امتحان	عنوان	عادت	انعام	مکان	تعمیر
جمع										

- جن الفاظ کے آخر میں 'ی' ہوتو ایسے الفاظ کی جمع کے لیے "اں" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

جیسے اشرفی+اں=اشرفیاں

مشق:-

واحد	نوکری	مچھلی	خوشی	سردی	سبزی	زندگی	بستی	کاپی	کشتی	بکری
جمع										

- چند الفاظ ایسے ہوتے ہیں جسکے آخر میں "ا" اور "ء" کا اضافہ کرکے اسکی جمع بناتے ہیں اور اگر لفظ کے آخری حرف سے پہلے "ی" ہوتو اسکی حذف کردیا جاتا ہے۔ جیسے۔غریب میں "ی" کو حذف کرنے کے بعد غرب ہوا۔اب اس میں "اء" کا اضافہ کیجیے۔

غرب+اء=غرباء

مشق:-

واحد	امیر	شریف	فقیر	خلیفۃ	شاعر	شریک	عالم	وزیر	ادیب	رئیس
جمع										

مشق:-ان الفاظ کی جمع بنائیے۔

واحد	گرمی	جنگل	کاپی	مقصد	ادیب	عنوان	مرکز	مذہب	عالم	تعمیر
جمع										
واحد	فقیر	رحمت	تفصیل	خیال	مشغلہ	شریک	امتحان	اشرفی	مصرف	نزاکت
جمع										

SCERT TELANGANA

منصوبہ کام

1. خواجہ حسن نظامی کے مضامین کا مجموعہ "سہ پارہ دل" ہے۔ مدرسہ کی لائبریری سے لے کر اس کا مطالعہ کریں۔ ان میں سے جو مضامین آپ کو بہت پسند آئیں ان کے اہم نکات کو اپنی ڈائری میں درج کریں اور کمرہ جماعت میں سنائیں۔